Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

الدولۃ المکیہ

بالمادۃ الغیبیہ

مصنفہ امام اہلِ سنت مجددِ ملت

اعلیحضرت الشاہ احمد رضا خاں صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمہ حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خانصاحب قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

تعلیقاتہا للمصنف باسم التاریخی

الفیوضات الملکیہ لمحب الدولۃ المکیہ

قاری رضا المصطفیٰ اعظمی

مکتبہ رضویہ آرام باغ - گاڑی کھاتہ - کراچی ۱

باہتمام دار العلوم امجدیہ کراچی

Marfat.com

عرضِ ناشر

امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ نادر کتاب "الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ" ایک عرصے سے ناپید تھی۔ حالات نے اس کے طبع کرانے کی اجازت نہیں دی۔ بہرحال ہر چیز کے لئے قسّامِ ازل نے ایک وقت مقرر فرمادیا ہے کلّ امر مرھون باوقاتہ مشہور ہے۔

یہ نادر کتاب اسلام کے ایک نہایت ہی اہم اور دشوار موضوع علمِ غیب اور اس کی حقیقت و ماہیت پر مشتمل ہے اور اس پر ہر کس و ناکس قلم اٹھانے کی ہمّت نہیں رکھتا۔ "ہر کارے و ہر مردے" کے مصداق امام اہلسنت اعلیٰحضرت فاضل بریلوی جیسے بلند پایہ جلیل القدر عالم ہی اس اہم موضوع پر قلم اٹھا سکتے تھے۔ چنانچہ زیرِ نظر کتاب میں اعلیٰ حضرت نے نہایت عالمانہ اور فاضلانہ انداز میں اس موضوع کا حق ادا کردیا ہے۔

کتاب کو آسان اور عام فہم بنانے اور اس کی افادیت کو زیادہ سے زیادہ کرنے کے لئے عربی متن کے مقابل اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے شروع میں فہرست کا اضافہ بھی کردیا گیا ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قارئین کے عقائد و اعمال کی اس کتاب سے اصلاح اور تصحیح فرمائے۔

رضاء المصطفیٰ اعظمی
خطیب نیومیمن مسجد،
کراچی ۲

نگرانِ طباعت
مصطفیٰ اسرور اعظمی
عالم، حافظ، قاری

Marfat.com

چار ایسے عظیم رہنماؤں کے نام!

"جواب ہم میں نہیں ہیں"

صدر الشریعہ حضرت مولانا محمد امجد علی... فقیہہ اعظم

صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین... مفسر اعظم

مخدوم الملت حضرت مولانا سید محمد اشرفی جیلانی... محدث اعظم

شیر بیشۂ اہلسنت حضرت مولانا محمد حشمت علیخاں... مناظر اعظم

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

سوگوار غم

● رضا المصطفیٰ اعظمی
خطیب نیو میمن مسجد۔ بندر روڈ۔ کراچی ۲
فون: ۲۱۶۴۶۴
فون: ۲۱۷۸۸۹

Marfat.com

نذرِ عقیدت

بحضور!

شیخ الاسلام والمسلمین حضور مفتی اعظم ہند

مجاہد ملّت حضرت مولانا حبیب الرّحمٰن صاحب قبلہ

برہان ملّت حضرت مولانا سیّد برہان الحق صاحب قبلہ

صدر العلماء حضرت مولانا سیّد غلام جیلانی صاحب قبلہ میرٹھ

دُعاؤں کا طالب

● قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی

صدر ورلڈ اسلامک مشن پاکستان

آرام باغ روڈ۔ کراچی

فون: ۲۱۷۸۸۹

فون: ۲۱۶۴۶۴

یکم ستمبر ۱۹۹۶ء

Marfat.com

فہرست مضامین، کتاب "الدولۃ المکیۃ"

مضمون	صفحہ
• تمہید	٧
• علمِ غیب کی تشریح	١٣
• علم کی قسمیں	١٧
• اللہ تعالیٰ کی معلومات غیر متناہی ہیں	١٩
• مخلوق کے تمام علوم کو بھی اللہ تعالیٰ کے علوم سے کوئی نسبت نہیں	٢٩
• سید ابوالحسن بکری کا قول کہ "آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے تمام علوم کو جانتے تھے"۔	٣٣
• غیب کا مطلق علم ہر مسلمان کو حاصل ہے	٣٩
• جو یہ کہتا ہے کہ "نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غیبوں کا بالکل علم نہیں" وہ کافر ہے۔	٤١
• خالق اور مخلوق کے علم میں کئی حیثیتوں سے فرق ہے۔	٤٥
• کتاب "حفظ الایمان" پر کرمی تنقید	٥٥
• وہابیوں کے فاسد عقیدے	٧١
• وہابی مشرکوں سے زیادہ جاہل ہیں۔	٧٥
• علم "ماکان وما یکون" ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم کا ایک حصہ ہے۔	٧٨
• قرآنی آیات اور احادیث سے دلائل	٨١
• نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات وممات میں کچھ فرق نہیں۔	٨٦
• مکہ معظمہ کے علماء کے رشید احمد اور خلیل احمد پر کفر کے فتوے	١١٣
• براہینِ قاطعہ کی خرافات	١١٥
• علومِ خمسہ اور ان کی تشریح	١١٩
• مغیبات اور ان کی اقسام	١١٩
• کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کے معانی اور اُن کی تشریح	١٢٥
• شفاعت اور استغاثہ کی بابت وہابیوں پر اعتراض	١٢٧
• آیت "وعندہٗ مفاتیح الغیب" کی تفسیر	١٣٥
• آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علوم پنجگانہ کا ثبوت	١٤٩
• مافی الارحام کا علم	١٥٣
• آئندہ کل کا علم	١٥٧
• موت کا مقام اور وقت کا علم	١٦٣
• قیامت کا علم	١٨٥
• رسالہ "اعلام الاذکیاء" اور اسکا جواب	١٩١
• شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح کا قول کہ آیہ "ھوالاول والآخر والظاھر والباطن" کے مصداق آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں متکلمین کی اصطلاح میں علم کا مفہوم۔	٢٠٩

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ط

الحمد للّٰہ علام الغیوب غفار الذنوب ستار العیوب المظھر من ارتضٰی من رسول علی السر المحجوب و افضل الصّلٰوۃ واکمل السّلام علی ارضی من ارتضی واحب محبوب سیّد المطلعین علی الغیوب الذی علمہ ربہ تعلیمًا وکان فضل اللّٰہ علیہ عظیمًا فھو علی کل غائب امین وما ھو علی الغیب بضنین ولا ھو بنعمۃ ربہ بمجنون مستور عنہ ما کان او یکون فھو شاھد الملک والملکوت ومشاھد الجبار والجبروت مازاغ البصر وما طغٰی افتمرونہ علٰی ما یرٰی نزل علیہ القراٰن تبیانا لکل شئ فاحاط بعلوم الاولین والاٰخرین وبعلوم لا تنحصر بحد وینحسر دونھا العد ولا یعلمھا احد من العٰلمین فعلوم اٰدم وعلوم العالم وعلوم اللوح وعلوم القلم کلھا قطرۃ من بحار علوم حبیبنا صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم لان علومہ وما یدریک ما علومہ علیہ صلوات اللّٰہ تعالٰی وتسلیمہ ھی اعظم رشحۃ واکبر غرفۃ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سب خوبیاں اللہ کو جو جمیع غیوب کا کمال جاننے والا ہے، گناہوں کا بڑا بخشنے والا عیبوں کا بہت چھپانے والا۔ پوشیدہ راز پر اپنے پسندیدہ رسولوں کو مسلط کرنے والا[۱]۔ اور سب سے افضل درود اور سب سے کامل تر سلام ان پر جو ہر پسندیدہ سے زیادہ پسندیدہ اور ہر پیارے سے بڑھ کر پیارے ہیں۔ غیبوں پر اطلاع پانے والوں کے سردار جن کو ان کے رب نے خوب سکھایا، اور اللہ کا ان پر فضل بہت بڑا ہے اور وہ ہر غیب پر امین اور غیب کے بتانے میں بخیل نہیں اور نہ وہ اپنے رب کے احسان سے کچھ پوشیدگی میں ہیں کہ جو ہو گزرا یا آنے والا ہو، ان سے چھپا ہو تو وہ ملک ا در ملکوت کے مشاہدہ فرمانے والے ہیں اور اللہ عزوجل کی ذات وصفات کے ایسے دیکھنے والے ہیں کہ نہ آنکھ کج ہوئی اور نہ حد سے بڑھی، تو کیا تم جو کچھ وہ دیکھ رہے ہیں اس میں ان سے جھگڑتے ہو، اللہ نے اُن پر قرآن اُتارا ہر چیز کا روشن بیان کر دینے کو تو حضور نے تمام اگلے پچھلے علوم پر احاطہ فرمایا اور ایسے علموں پر جو کسی حد پر نہ رکیں اور گنتی ان تک پہنچنے سے تھک رہے اور تمام جہاں میں ان کو کوئی نہیں جانتا۔ تو آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم۔ اور تمام عالم کے علم اور لوح و قلم کے علم یہ سب مل کر ہمارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علموں کے سمندروں سے ایک بوند ہیں۔ اس واسطے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم (اور تونے کیا جانا کہ حضور کے علم کیا ہیں۔ (اٰن پر اللہ تعالیٰ کے

---

[۱] مظہر کا ترجمہ مسلط کرنے والا اس لئے کیا گیا کہ ظہور یا اظہار کے صلہ میں جب علی آئے تو اس کے معنی چیرہ شدن یا چیرہ گردانیدن ہو جاتے ہیں یعنی مسلط کر دینا یا قبضہ میں دیدینا کما یقال ظہر علیہ ای غلب علیہ کذا فی الصراح ۱۲ حامد رضا غفرلہ

Marfat.com

من ذلك البحر الغير المتناهى اعنى العلم الازلى الالهى فهو يستمد من ربه والخلق يستمدون منه فما عندهم من العلوم انما هى له وبه ومنه وعنه ؎

وكلهم من رسول الله ملتمس غرفا من البحر اورشفا من الديم
وواقفون لديه عند حدهم من نقطة العلم او من شكلة الحكم

صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وعلىٰ اٰله وصحبه وبارك وكرم - اٰمين -

وبعد فقد اتانى وانا حل بالبلد الحرام - سؤال من بعض الهنود فى علم سيد الانام - عليه وعلىٰ اٰله وصحبه افضل الصلاة والسلام - وقت العصر يوم الاثنين لخمس بقين من ذى الحجة - عام الف وثلاثمائة و ثلث وعشرين من هجرة (من اتم الحجة واوضح المحجة عليه من الصلوات اكملها ومن التسليمات افضلها) واظنه ناشئا من بعض الوهابية الذين قد سبوا الله ورسوله جل وعلا وصلى الله تعالىٰ عليه وسلم سبّا واشاعوا بذلك فى الهند كتبا - وذلك لان السنى ان احتاج ههنا ان يسأل علما - فهذا بلد الله الامين ممتلئ بحمد الله علما وعلماء فمن كان عند البحار الزواخر - فما مضيه الى نهر فى الاخر علا ان ساداتنا علماء مكة المكرمة حفظهم الله تعالىٰ قد شرحوا مسئلة علمه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وسائر المسائل التى يخالف فيها الوهابى الاظلم لا مرة ولا

Marfat.com

درود و سلام) سب سے بڑا چھینٹا اور عظیم تر چلو ہیں اُس غیر متناہی سمندر یعنی علم الٰہی سے تو حضور اپنے رب سے مدد لیتے ہیں اور تمام جہان حضور سے مدد لیتا ہے تو اہل عالم کے پاس جو کچھ علوم ہیں وہ سب حضور کے علم ہیں اور حضور کے سبب ہیں اور حضور کی سرکار سے آئے اور حضور سے اخذ کئے گئے ہیں ؎

رسول اللہ تجھ سے مانگتا ہے ہر بڑا چھوٹا ۔۔۔ تیرے دریا سے چلو یا تیرے باراں سے اک چھینٹا
ترے آگے کھڑے ہیں اپنی حد پر تیرے علموں سے ۔۔۔ کوئی نقطہ ہی پر ٹھہرا کوئی اعراب پر ٹھٹکا

اللہ تعالیٰ ان پر درود و سلام بھیجے اور ان کے آل و اصحاب پر اور برکتیں اور اعزاز نازل فرمائے۔ الٰہی ایسا ہی کر۔ حمد و نعت کے بعد کہ اس اثنا میں کہ میں مکہ معظمہ میں مقیم تھا میرے پاس علم سرور عالم علیہ و آلہ و صحبہ افضل الصلاۃ والسلام کے بارے میں بعض ہندیوں کی طرف سے پیر کے دن عصر کے وقت پچیس ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ کو ان کی ہجرت سے جنھوں نے حجت تمام فرمائی اور راہ حق روشن کردی ان پر سب سے کامل تر درودیں اور سب سے افضل تر سلام) ایک سوال آیا اور میرے گمان میں ان بعض وہابیہ کا اٹھایا ہوا ہے جنھوں نے دل کھول کر اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی اور ہندوستان میں اس کی کتابیں شائع کیں۔ یہ اس لئے کہ یہاں اگر کسی سنی کو کسی مسئلہ کی حاجت ہو علما سے دریافت کرنے کی تو یہ اللہ کا امان والا شہر ہے بحمد اللہ تعالیٰ علم و علما سے بھرا ہوا ہے۔ جو چھلکتے دریاؤں کے پاس ہو ایک پس ماندہ نہر کے پاس اُس کا کیا جانا۔ علاوہ بریں ہمارے سرداروں علمائے مکہ مکرمہ نے (اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے) علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مسئلہ اور باقی جتنے مسائل میں ستمگار وہابی خلاف کرتا ہے ایک دو بار نہیں بارہا منشرح بیان فرمایا ہے اور زنگ چھوڑا دی اور زینت بخشی اور عیب مٹادیا اور وہابیہ پر موت قائم فرمادی۔

اور یہ بندۂ ضعیف اپنے قوی و لطیف رب کے فضل سے باپ دادا سے چمکتی

Marfat.com

مرتين۔ وقد كشفوا الرين۔ وافادوا الزين۔ وابادوا الشين۔ واقاموا على الوهابية الحين۔ وهذا العبد الضعيف بفضل ربه القوى اللطيف۔ ابا عن جدٍ فى خدمة السنة الزاهراء۔ مقيم على الوهابية الطامة الكبرى۔ صنف كتبا تزيد على مائتين[١]۔ ودعا كبراءهم الى المناظرة لاكرة ولاكرتين فما احار احد منهم جوابا۔ وبهت الذين كانوا يسبون نبينا سبابا۔ وكانوا ينسبون الى ربنا كذبا كذابا فهربوا وشردوا۔ وماتوا۔ وخمدوا۔ ومن بقى منهم فسترون ان شاء الله تعالىٰ ان يموت۔ حائرا بائرا او هو اخرس مبهوت۔ فهذا ما يغيظهم وقد علموا انى بمكة منقطع عن كتبى مشتغل بزيارة بيت ربى۔ مستعجل الى بلد مولاى وحبيبى۔ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاثاروا هذا السؤال۔ طمعا منهم ان يمنعنى الاستعجال۔ وشغل البال وفقدان الكتاب۔ عن ابانة الجواب۔ فيكون فى ذالك عيد لهم ومسرة۔ ونوع عوض عما اصابهم من المعرة ان سكت[٢] ايضا مرة كما اسكت[٢] كبراءهم الف مرة۔ وجهلوا ان هذا الدين المتين مأمون۔ وكل من ينصره منصور ومصون۔ وانما امره اذا اراد شيأ ان يقول له كن فيكون۔ فهذا ما فهمت من هذا السؤال۔ والعلم بالحق عند ذى الجلال۔ فالاحسن تقسيم الجواب الى قسمين قسم للسائل المستفيد۔ واخر على الصائل العنيد۔ ليصل كلا

[١] اے في الرد على الوهابية والاخفى بلغت بحمد الله اربعمائة منها فتادے فى اثنى عشر مجلد كبار

سنت کی خدمت میں ہے۔ اور وہابیہ پر قیامت قائم کیے ہوئے ہے۔ میں نے دو سو[1] سے زیادہ کتابیں تصنیف کیں اور ان کے بڑوں کو دو چار دفعہ نہیں بلکہ بکثرت دعوت مناظرہ دی تو ان میں سے کسی نے لوٹ کر جواب نہ دیا اور مبہوت ہو کر رہ گئے وہ جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دشنام دیتے تھے اور ہمارے رب عزوجل کی طرف اپنے جھوٹ سے کذب کی نسبت کرتے تھے تو وہ بھاگے اور لوگ دُم گئے اور مر گئے اور بجھ گئے اور جو ان میں باقی رہا ہے تو عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ دیکھو گے کہ اسی حال میں مرجائے گا۔ حیران ہلکان گونگا بدحواس تو یہ وہ بات ہے جو اُنھیں غیظ دلا رہی ہے اور انھوں نے جانا کہ میں مکہ معظمہ میں اپنی کتابوں سے جدا ہوں اور بیت اللہ کی زیارت میں مشغول اور اپنے مولیٰ ومحبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر کی جانب جانے کی جلدی ہے تو انھوں نے یہ سوال اٹھایا اس طمع پر کہ یہ جلدی اور اس دھیان میں دل کا لگا ہونا اور کتابیں پاس نہ ہونا مجھے اظہار جواب سے روک دے گا تو اس میں اُن کو عید اور خوشی ہوجائے گی اور وہ مصیبت جو ان پر پڑی اس کا ایک طرح کا بدلہ ہوجائے گا کہ میں بھی ایک بار چپ رہا جیسا کہ میں نے ان کے بڑوں کو ہزار بار چپ کردیا اور نہ جانا کہ یہ دین متین امان میں ہے اور جو کوئی اس کی مدد کرے منصور ومحفوظ ہے اور اللہ کا کام یوں ہی ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے فرماتا ہے ہوجا۔ وہ فوراً ہوجاتی ہے تو اس سوال سے جو میں سمجھا وہ یہ ہے اور حق کا علم اس عزت والے کو تو بہتر یہ ہے کہ جواب کے دو حصے کیے جائیں۔ ایک حصہ سائل کے لیے جو فائدہ طلب کرتا ہو اور دوسرا ہٹ دھرم حملہ کرنے والے پر کہ ہر ایک کو وہ پہنچے جس کے وہ لائق ہے اور ہر ایک کو ایسا جواب دیا جائے جس کے وہ قابل ہے

---

[1] یعنی وہابیہ کے رد میں ورنہ بحمدہ تعالیٰ چار سو سے زائد ہیں۔ جن میں سے فتاوائے مبارکہ بڑی تقطیع کے بارہ ضخیم مجلدوں میں ہے ۱۲ حامد رضا غفرلہ

Marfat.com

ما يستاهله ويجاوب كلّ بما هو اهله۔

القسم الاول

فی کشف الحجاب عن وجه الصواب۔ فی هذا الباب وفیه انظار تنتقی اللباب۔ **النظر الاول** اعلم ان مدارك الامر ومناط النجاة الایمان بالکتاب کله وما ضل اکثر من ضل الا انهم یؤمنون ببعض الکتاب ویکفرون ببعض کالقدریة اٰمنوا بقوله تعالیٰ "وما ظلمنٰهم ولکن کانوا انفسهم یظلمون" وکفروا بقوله تعالیٰ "والله خلقکم وما تعملون" والجبریة اٰمنوا بقوله تعالیٰ "وما تشاؤن الا ان یشاء الله رب العٰلمین" وکفروا بقوله تعالیٰ "ذٰلک جزینٰهم ببغیهم وانا لصٰدقون" والخوارج اٰمنوا بقوله تعالیٰ "وان الفجار لفی جحیم یصلونها یوم الدین" وکفروا بقوله تعالیٰ "ان الله لا یغفر ان یشرك به ویغفر ما دون ذٰلك لمن یشاء" ومرجئة الضلال اٰمنوا بقوله تعالیٰ "لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعا انه هو الغفور الرّحیم" وکفروا بقوله تعالیٰ "من یعمل سوء یجز به" وامثال ذلك کثیر۔ وفی کتب الکلام شهیر۔ والقران العظیم الذی نص انه "لا یعلم من فی السمٰوات والارض الغیب الا الله" نص ایضا انه "لا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول" وقال "وما کان الله لیطلعکم

Marfat.com

پہلا حصّہ

اس مسئلہ میں چہرۂ حق سے پردہ کشائی میں اور اس باب میں چند نظریں ہیں کہ مغز سخن چن لیں **نظر اول** آگاہ ہو کہ امر دین کا مدار اور وہ جس پر نجات موقوف ہے پورے قرآن عظیم پر ایمان لانا ہے تو اکثر گمراہ یوں ہی گمراہ ہوئے کہ بعض آیتوں پر ایمان لائے اور بعض سے منکر ہو بیٹھے جیسے قدریہ (کہ اپنے آپ کو خود اپنے افعال کا خالق جانتے ہیں) اس آیت پر تو ایمان لائے کہ "ہم نے ان پر ظلم نہ کیا بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔" اور اس آیت سے منکر ہو بیٹھے کہ " اللہ تمھارا بھی خالق ہے اور تمھارے اعمال کا بھی" اور جبریہ (کہ انسان کو پتھر کی طرح مجبور جانتے ہیں) اس آیت پر ایمان لائے "تم کیا چاہو مگر یہ کہ چاہے اللہ جو مالک ہے سارے جہاں کا" اور اس آیت کے منکر ہوئے " یہ ہم نے اُن کی سرکشی کا بدلہ دیا اور بے شک ہم ضرور سچے ہیں۔ اور خارجی (کہ مرتکب کبیرہ کو کافر کہتے ہیں) اس آیت کریمہ پر ایمان لائے کہ "بے شک فاجر لوگ ضرور جہنم میں ہیں قیامت کے دن اس میں جائیں گے" اور اس آیت کے منکر ہوئے کہ "بے شک اللہ کفر کو نہیں بخشتا اور اس کے نیچے جتنے گناہ ہیں جسے چاہے بخش دیتا ہے"۔ اور گمراہ مرجیہ (جو کہتے ہیں کہ مسلمان کو کوئی گناہ ضرر نہیں دیتا) اس آیت پر ایمان لائے۔ کہ " اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بے شک وہی ہے بخشنے والا مہربان" اور اس آیت کے منکر ہوئے کہ " جو کوئی بُرا کام کرے گا اسے بدلہ دیا جائے گا۔ اور اس کی مثالیں اور بہت ہیں۔ اور کتب کلام میں مشہور۔ اور وہ قرآن عظیم جس نے نص فرمایا کہ " زمین آسمان والوں میں کوئی غیب نہیں جانتا سوائے خدا کے"۔ اسی نے یہ بھی صاف فرمایا کہ " اللہ مسلط نہیں کرتا اپنے غیب پر کسی کو سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے"۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اے

Marfat.com

على الغيب ولكن الله يجتبى من رسله من يشاء" وقال "وما هو على الغيب بضنين" وقال وعلمك مالم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما" وقال تعالىٰ "ذلك من انباء الغيب نوحيه اليك وما كنت لديهم اذ اجمعوا امرهم وهم يمكرون" وقال تعالىٰ "ذلك من انباء الغيب نوحيه اليك وما كنت لديهم اذ يلقون اقلامهم ايهم يكفل مريم وما كنت لديهم اذ يختصمون" وقال تعالىٰ "تلك من انباء الغيب نوحيها اليك" الىٰ غير ذلك من الآيات فهذا ربنا تبارك وتعالىٰ قد نفى نفيا لا مرد له واثبت اثباتا لا ريب فيه فالكل حق والكل ايمان۔ ومن انكر شيئا منهما فقد كفر بالقران فمن نفى مطلقا ولم يثبت بوجه فقد كفر بآيات الاثبات ومن اثبت مطلقا ولم ينف بوجه فقد كفر بالآيات النافيات والمؤمن يؤمن بالكل۔ ولا تتفرق به السبل وهما لا يمكن لهما مورد واحد۔ فوجب الفحص عن الموارد۔

فاقول :- وبحول ربي احول۔ وفي ميدان التحقيق اجول وعلى من لبس ودلس اصول۔ ان للعلم قسمة[1] بحسب المصدر وقسمة بحسب المتعلق بفتح اللام وتنشعب منها قسمة اخرى بحسب وجه التعلق اما الاولىٰ فهي ان العلم اما ذاتي ان كان مصدره ذات العالم لا مدخل فيه لغيره عطاء و

---

[1] لله در المؤلف فى هذا التقسيم المشتمل على غاية التبيين والتفهيم الذى لم يبق معه غبار فى الفرق بين علم الله وعلم العباد وازاح به

Marfat.com

لوگو اللہ اس لئے نہیں کہ تم کو غیب پر مطلع کردے۔ ہاں اللہ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے چُن لیتا ہے" اور یہ بھی فرمایا کہ" وہ (یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) غیب پر بخیل نہیں" "جو غیب وہ بتائیں اس میں ان پر غلطی کی تہمت نہیں" اور یہ بھی فرمایا کہ" اے نبی اللہ نے تمھیں سکھایا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بہت بڑا ہے" اور یہ بھی فرمایا کہ" یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمھاری طرف وحی کرتے ہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے جب انھوں نے اپنے کام پر ایکا کیا (اور یوسف کے ساتھ داؤں کھیلے" اور یہ بھی فرمایا کہ" یہ غیب کی خبریں ہیں جن کی وحی ہم تمھاری طرف بھیجتے ہیں اور تم اُن کے پاس نہ تھے جب وہ اپنے قلموں کا قرعہ ڈالتے تھے کہ ان میں کون مریم کی پرورش کرے اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ جھگڑ رہے تھے" اور یہ بھی فرمایا کہ" یہ غیب کی خبریں ہیں جن کی وحی ہم تمھاری طرف بھیجتے ہیں۔ اور ان کے سوا اور آیتیں۔ تو یہ ہے ہمارا رب تبارک وتعالیٰ جس نے نفی بھی ایسی کی کہ ٹل نہیں سکتی اور ثابت بھی ایسا کیا جس میں شبہہ نہیں تو نفی و اثبات دونوں حق ہیں دونوں ایمان ہیں اور ان دونوں میں سے جو کوئی کسی بات کا انکار کرے اس نے قرآن کا انکار کیا تو جو غیر خدا سے علم غیب کی مطلقاً ایسی نفی کرے کہ کسی طرح ثابت ہی نہ مانے وہ ان آیتوں سے کفر کر رہا ہے جو ثابت فرماتی ہیں اور جو مطلقاً اس طرح ثابت کرے کہ کسی وجہ سے نفی مانے ہی نہیں وہ ان آیتوں سے کفر کرتا ہے جو نفی فرماتی ہیں اور مسلمان سب پر ایمان لاتا ہے اور وہ مختلف راہوں میں نہیں پڑتا۔ اور نفی و اثبات دونوں ایک چیز پر تو وارد ہو نہیں سکتے تو ان کے جدا جدا مورد تلاش کرنا واجب ہوا۔ تو میں کہتا ہوں اپنے رب کی قوت پر جنبش اور میدان تحقیق میں جولان کرتا ہوں اور اس پر جس نے دھوکا دیا اور فریب کیا وار کرتا ہوں کہ علم کی ایک تقسیم[۱] اس کے مصدر کے

---

[۱] اس تقسیم میں مصنف کی خوبیاں اللہ کے لئے ہے نہایت واضح اور خوب سمجھا دینے والے بیان پر حاوی ہے، جس سے کوئی غبار تفرقہ، علم الٰہی و علم عباد میں باقی نہ رہا اور کم فہموں کو عبارات اہل سنت

Marfat.com

لا سببيا واما عطائی اذا کان بعطاء غیره فالاول مختص بالمولی سبحنه وتعالی لا یمکن لغیره ومن اثبت شیئاً منه ولو ادنی من ادنی من ادنی من ذرة لاحد من العلمین فقد کفر واشرك وبار وهلك - والثانی مختص بعباده عزجلاله لا امکان له فیه ومن اثبت شیئا منه لله تعالی فقد کفر واتی بما هو اخنع واشنع من الشرك الاکبر - لان المشرك من یسوی بالله غیره وهذا جعل غیره اعلی منه حیث افاض علیه علمه وخیره

(بقیه حاشیه صفحه) ما قد یتوهمه القاصرون من عبارات اهل السنة والتحقیق ان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم یعلم الغیب من المساواة المبنیة علی عدم التدبر فی کلامهم رضی الله تعالی عنهم قیاما انورام من کلام وارشقه من استدلال یتلألأ هکذا هکذا والا فلا لا اه کتبه العبد الفقیر حمدان الونیسی المالکی المدرس بالحرم النبوی الشریف غفر الله له امین مدنیه حمدانیه هذا اول الحواشی التی شرف بها کتابی علامة المغرب فضیلة مولینا حمدان احمد سعیه الرحمن امین) والحمد لله رب العلمین اه منه حفظه ربه تعالی الرد علی غایه المعمول

له هذا تقسیم واضح جلی نطق به علماء الاسلام فی غیر ما موضع وفی نفس مسألتنا هذه مسألة علم الغیب وسیأتی عن الامام الاجل ابی زکریا النووی والامام ابن حجر المکی التصریح بان المنفی عن الخلق هو العلم الاستقلالی والعلم المحیط الکلی ولکن العجب ممن یومن بصحة هذه التقسیمات ثم یدندن علیها بانها وان کانت صحیحة فی نفسها لکنها من التدقیقات الفلسفیة التی لا یعتبرها علماء الشرع وارباب العقول السلیمة فی فهم معانی الکتاب والسنة الی ان ادعی ان فی ذلك ایقاعا للمسلمین فی حیرة عظیمة وحلا لعری الدین الوثیقة ثم لم یلبث الا قلیلا ان جاء بالنقل المذکور عن الامامین الجلیلین النووی وابن حجر وحملهما العلم فی ایات النفی علی العلم

Marfat.com

اعتبار ہے (جہاں سے وہ صادر ہوا) اور دوسری تقسیم اس کے متعلق بفتح لام کے اعتبار سے ہے جس سے وہ متعلق ہوا اور ان سے ایک اور تقسیم نکلتی ہے اس اعتبار سے کہ تعلق کس طرح کا ہوا۔ پہلی تقسیم تو یہ ہے کہ علم یا تو ذاتی ہے[۲] جب کہ نفس ذات عالم سے صادر ہو

اور اس تحقیق نے حق کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب تھا، خدا کے ساتھ برابری کا جو وہم نافہمی کلام کی بنا پر ہوتا ہے بالکل دور کر دیا تو کیا ہی روشن کلام اور کیا لطیف استدلال ہے یوں ہی ہے یونہی ہے ورنہ یہ نہیں تو کچھ نہیں تحریر کر دیئے۔ بندۂ فقیر حمدان ونیسی مالکی مدرس حرم نبوی اللہ اس کی مغفرت فرمائے الٰہی یوں ہی کر۔ یہ حاشیہ حمدانیہ مدینۂ طیبہ کے ان حواشی میں سے پہلا حاشیہ ہے جن سے میری کتاب کو علامہ ملک مغرب مولٰنا حمدان نے (رحمٰن ان کی سعی محمود فرمائے) شرف بخشا اور سب خوبیوں کو سراہا پروردگار عالم۔ ۱۲ منہ غفرلہ حدیدہ رو غایۃ المعول

[۲] یہ تقسیم واضح و روشن ہے۔ علمائے اسلام نے متعدد جگہ اسے ارشاد کیا اور خود ہمارے[۱۸] اسی مسئلہ علم غیب میں اسے ذکر فرمایا اور عنقریب بڑے جلیل القدر امام ابوزکریا نووی و امام ابن حجر مکی سے تصریح آتی ہے کہ مخلوق سے نفی علم ذاتی و علم محیط کلی کی ہے۔ لیکن اچنبا اس سے ہے کہ جو ان تقسیموں کی صحت کا معتقد ہے وہی ان پریوں کنگناتا ہے کہ وہ اگرچہ فی نفسہ صحیح ہیں لیکن فلاسفہ کی ان موشگافیوں کا نتیجہ ہیں۔ جن کا علمائے دین کریم اور ارباب عقل سلیم فہم معانی قرآن عظیم و احادیث نبی رؤف و رحیم علیہ الصلاۃ والتسلیم میں اعتبار نہیں کرتے۔

حتی کہ ادعا کر دیا کہ اس میں مسلمانوں کو حیرت عظیم میں ڈال دینا اور دین الٰہی کی مضبوط رسی کو کھول کر تار تار کرنا ہے۔ پھر ذرا سے ہی توقف میں خود ہی نقل[ع] مذکور انھیں دونوں اماموں علامہ نووی و ابن حجر کی سے لے آیا۔ حالانکہ انھوں نے آیات نفی میں علم کو علم مستقل بالذات و علم محیط کل پر محمول کیا۔ تو گویا اس کے نزدیک یہ دونوں امام نہ علمائے دین سے تھے، نہ عقل سلیم والوں میں تھے اور انھوں نے مسلمانوں کو عجیب حیرت میں ڈال دیا اور خدا کی پناہ دین کی حبل متین کو کھول کر تار تار کر دیا وہ اگر ایسے تھے (اللہ انھیں اس سے محفوظ رکھے) تو ان سے کیوں استناد کیا انھیں دین کا امام بنا کر کیوں ان کا کلام سند میں پیش کیا اور نہیں ہے بدی سے پھیرنا اور نہ نیکی کی طاقت مگر عظمت والے خدا کی توفیق سے ۱۲ منہ مدنیہ

اے جان لو کہ وہ چیز جو بہ سبب غیر کے ہوگی تو ضرور غیر کی دین ہی سے ہوگی کیونکہ غیر کی سببیت کو صرف مخلوق ہی کے علوم میں دخل ہے اور وہ سب کے سب بعطائے الٰہی ہیں مثلاً استاد شاگرد کے علم کا سبب

Marfat.com

واما الثانية فهى ان العلم علمان مطلق العلم واعنى به المطلق الاصولى الذى يقتضى اثباته ثبوت فردما ويقضى نفيه بانتفاء جميع الافراد وهو الفرد المنتشر والطبيعة المتمكنة من اى فرد شاءت كما حققه خاتمة المحققين سيدى الوالد قدس سره الماجد فى كتابه المستطاب اصول الرشاد لقمع مبانى الفساد فالقضية الايجابية ههنا موجبة جزئية تعم الكلية والسلبية سالبة كلية والعلم المطلق واعنى به مؤدى اداة العموم والاستغراق الحقيقى الذى لا يثبت الا بثبوت جميع الافراد وينتفى بانتفاء فردما فالموجبة ههنا كلية والسالبة جزئية ويتنوع هذا التعلق الى وجهين جهة الاجمال وجهة التفصيل بحيث يمتاز فيه كل معلوم وينحاز فيه كل مفهوم اعنى ما علمه العالم كلا او بعضا فهى اربعة اقسام

(بقيه حاشيه صفحه ...) المستقل والمحيط فكانهما لم يكونا عنده من علماء الشريعة ولا من ارباب العقول السليمة واوقعا المسلمين فى حيرة عظيمة وحلا معاذ الله عرى الدين الوثيقة فان كانا كذلك رحمهما الله عن ذلك افلم يحتج بهما ويستند بكلامهما جاعلا اياهما من ائمة الدين ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم اهـ منه حفظه ربه مدنيه

ـــه اعلم ان ما كان بسبب من غيره لا بد ان يكون بعطاء غيره فان سببية الغير لا مدخل لها الا فى علوم الخلق وهى جميعا بعطاء الله تعالى فالشيخ مثلا سبب فى التلميذ والمعطى هو الله سبحنه فلا يتصور ما يكون بسبب غيره لا بعطاء غيره حتى يكون واسطة بين القسمين فتثبت اهـ منه حفظه ربه جديده

ـــه: معلومات الله تعالى غير متناهية فى غير متناه لا يمكن حصول مثلها لمخلوق۔

Marfat.com

اس کے غیر کو اس میں کچھ دخل نہ ہو نہ یوں کہ غیر کی عطا سے ہو نہ یوں کہ غیر اس میں کسی طرح سبب پڑے۔ اور یا عطائی ہے جب کہ غیر کی عطائے سے ہو۔ پہلی قسم مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ خاص اُس کے غیر کے لئے محال ہے اور جو اس میں سے کوئی حصہ جہاں بھر میں کسی کے لئے ثابت کرے اگرچہ ایک ذرہ سے کمتر سے کمتر وہ یقیناً مشرک ہے اور تباہ و برباد ہوا اور دوسری قسم مولیٰ تعالیٰ کے بندوں کے ساتھ خاص ہے۔ اللہ کے لئے ممکن نہیں اور جو اس طرح کا کوئی علم اللہ تعالےٰ کے لئے ثابت کرے وہ کافر ہوا اور ایسی چیز لایا جو شرک اکبر سے بھی زیادہ خبیث و شنیع ہے اس لئے کہ مشرک تو وہ ہے جو اللہ کے برابر دوسرے کو جانے اور اس نے غیر خدا کو خدا سے برتر سمجھا یا کہ اس نے اپنے علم و ہنر کا فیض خدا کو پہنچا دیا۔ دوسری تقسیم یہ ہے کہ علم دو قسم کا ہے۔ ایک مطلق [illegible] سے میری مراد وہ مطلق ہے جو علم اصول کی اصطلاح ہے جس کا ثابت کرنا کسی ایک فرد کا ثبوت چاہتا ہے اور نفی کرنا کل افراد کی نفی بتاتا ہے اور یہ مطلق یا تو فرد غیر معین ہے۔ یا نفس ماہیت جو کسی فرد میں ہو کر پائی جائے جیسا کہ اس کی تحقیق خاتمہ محققین حضرت والد ماجد قدس سرہ الماجد نے اپنی کتاب مستطاب اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد میں فرمائی تو قضیہ موجبہ یہاں موجبہ جزئیہ ہے کہ موجبہ کلیہ کو عام ہے اور قضیہ سالبہ سالبہ کلیہ ہے۔

دوسری علم مطلق اور اُس سے میری مراد وہ ہے جو عموم و استغراق حقیقی کا مفاد ہے جس کا ثبوت نہیں ہوتا جب تک جملہ افراد موجود نہ ہوں اور صرف کسی ایک فرد کی نفی سے منتفی ہو جاتا ہے تو موجبہ یہاں کلیہ ہوگا اور سالبہ جزئیہ اور یہ علم کا تعلق دو وجہ پر ہوتا ہے ایک اجمال دوسرے تفصیل کہ جس میں ہر معلوم جدا اور ہر [illegible] دوسرے

ہے اور معطی وہی اللہ [illegible] تعالیٰ [illegible] نہیں کہ جو بسبب غیر ہو بعطاء غیر نہ ہو تاآنکہ دونوں قسموں کے درمیان واسطہ نکلے تو اسی پر جمے رہو ۱۲ منہ غفرلہ جدیدہ ۔ ع۵ دیکھو ان کا رسالہ [illegible]

واحد منها مختص بالله سُبحنه وتعالیٰ وهو العلم المطلق التفصیلی المدلول بقوله تعالیٰ وکان الله بکل شیٔ علیما فان ربنا تبارک وتعالیٰ یعلم ذاته الکریمة وصفاته الغیر المتناهیة والحوادث التی وجدت والتی توجد غیر متناهیة الی ابد الاٰبد والممکنات التی لم توجد ولن توجد بل والمحالات باسرها فلیس شیٔ من المفاهیم خارجا عن علمه سبحانه وتعالیٰ بعلمها جمیعا تفصیلا تاما ازلا ابدا وذاته سُبحانه وتعالیٰ غیر متناهیة وصفاته غیر متناهیات وکل صفة منها غیر متناهیة[۱] وسلاسل الاعداد غیر متناهیة وکذا[۲] ایام الابد

---

[۱] اذا سئلنا عن ایام الابد وماذکر بعدها هل یعلم المولیٰ سُبحنه وتعالیٰ عددها فان قیل لو فما اشنع هذا النفی وان قیل نعم لزم تناهی تلک الاشیاء لان العدد المعین لا یعرض الا المتناهی لانه محصور بین حاصرین ولانه لایزید علی ما قبله الا بواحد وکذا هو علی ما قبله

وهکذا الی الواحد والزائد علی متناه بمتناه متناه بل یقال کما فی الفتاوے السراجیه ان المولیٰ سبحنه وتعالیٰ یعلم ان لاعدد لها اقول وهذه رعایة ادب کما اشرت الیه والا فعلم عدد لما لاعدد له جهل یجب نفیه فلو اختیر الشق الاول لم یکن الا کقوله عزوجل ویقولون هؤلاء شفعاؤنا عند الله قل اتنبئون الله بما لا یعلم فی السموٰت ولا فی الارض سُبحنه وتعالیٰ عما یشرکون اھ منه حفظه جدیده

[۲] بل اقول هذا المعلوم وحده من معلوماته سبحنه غیر متناه فی غیر متناه فضلا عن المعلومات الاخر والیه اشرت بقولی سلاسل بالجمع وذلک لان واحد اثنین ثلاثة الخ غیر متناه وان اخذنا الافراد واحد ثلاثة خمسة الخ فغیر متناه وان اخذنا الازواج اثنین اربعة ستة الی اخره فغیر متناه وان اخذ من الواحد بفضل متنیٰ واحد اربعة سبعة عشرة الخ فغیر متناه ۔ ومن الاثنین

سے ممتاز ہو یعنی عالم کو جتنی معلومات ہوں کل یا بعض، تو اس دوسری تقسیم میں یہ چار قسمیں ہیں۔ ان میں سے ایک اللہ سبحٰنہ وتعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور وہ علم مطلق تفصیلی ہے جس پر یہ آیۂ کریمہ دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شے کا جاننے والا ہے۔" اس لئے کہ ہمارا رب تبارک وتعالےٰ اپنی ذاتِ کریم اور اپنی غیر متناہی صفتوں اور ان سب حادثوں کو جو موجود ہوئے اور اُن کو جو ابد کے ابد تک موجود ہوتے رہیں گے اور تمام ممکنات کو جو نہ کبھی موجود ہوئے اور نہ کبھی موجود ہوں بلکہ تمام محالات کو بھی ان سب کو جانتا ہے تو تمام مفہومات میں سے کوئی چیز علم الٰہی سے باہر نہیں اُن سب کو پوری تفصیل کے ساتھ جانتا ہے ازل سے ابد تک اور اللہ سبحٰنہٗ وتعالیٰ کی ذات غیر متناہی اور اس کی صفتیں غیر متناہی اور ان میں ہر صفت غیر متناہی اور عدد کے سلسلے[۱] غیر متناہی ہیں اور ایسے ہی[۲] ابد کے دن اور اُس کی گھڑیاں اور اس کی آنیں اور جنت کی نعمتوں

---

[۱] لطیفہ ایام ابد اور اُس کے مابعد کے مذکور کے متعلق جب ہم سے دریافت کیا کہ آیا مولیٰ عزوجل اُن کا شمار جانتا ہے تو اگر نا کہا جائے تو کیسی سخت بدمزہ نفی ہے اور اگر ہاں کہا جائے تو ان اشیاء کی تناہی لازم آئے کہ عدد معین عارض نہ ہوگا۔ مگر متناہی کو کہ وہ دو حدوں میں محدود ہے۔ نیز اس لئے کہ وہ اپنے پہلے سے صرف ایک عدد ہی زائد ہوگا اور یوں ہی وہ اپنے اگلے سے ایک تک اور زائد تناہی پر بقدر متناہی، متناہی تو یوں کہا جاتا ہے گا جیسا کہ فتاوٰے سراجیہ میں ہے کہ مولیٰ سبحٰنہٗ وتعالیٰ کو علم ہے کہ اس کے لئے کوئی عدد نہیں، میں کہتا ہوں یہ رعایت ادب ہے جیسا کہ میں اس جانب اشارہ کرچکا۔ ورنہ جس کے لئے عدد نہیں اس کے لئے عدد جاننا جہل ہے اور جہل کی نفی ضروری ہے تو پہلی شق اگر اختیار کی جائے تو نہ ہوگا مگر مثل ارشاد الٰہی جل علا" کہتے ہیں۔ یہ ہیں ہمارے حمایتی اللہ کے پاس تم فرماد کیا خبر دیتے ہو اللہ کو اس کی کہ وہ نہیں جانتا آسمانوں میں اور نہ زمین میں وہ پاک و برتر ہے شرک سے کہ وہ کرتے ہیں" اھ منہ غفرلہٗ حدیدہ

[۲] بلکہ میں کہتا ہوں یہی معلومات الٰہیہ سے غیر متناہی در غیر متناہی ہے جیسا کہ اس کے دوسرے معلومات اور میں نے لفظ سلاسل بہ صیغہ جمع کہنے سے اُسی طرف اشارہ کیا اور

وساعاته واناته وكل نعيم من نعيم الجنة وكل عذاب
من عقوبات جهنم وانفاس اهل الجنة واهل النار ولحاتهم

كذلك اثنين خمسة ثمانيه احد عشر الخ نغير متناه اومن الواحد بفصل ثلاثة ثلاثة واحد خمسة تسعة ثلاثة عشر
الخ نغير متناه اومن
الاثنين بفصل مثلث اثنين ستة عشرة اربعة عشر نغير متناه وهكذا بفصل الاعداد الغير المتناهية وكذا آن اخذنا من كل عدد بضم مثله واحد اثنين اربعة ثمانية الخ نغير متناه آو بضم مثليه واحد ثلاثة سبعة وعشرون الخ نغير متناه وكذا ابتداء ثة امثاله واربعة الى مالا يتناهى وان شوشنا ولم نراع نظاما فغير متناه فى غير متناه وان لم نراع الترتيب ايضا فغير متناه فى غير متناه وآن اخذنا الاموال واحد اربعة تسعة ستة عشر الخ نغير متناه والمكعبات واحد ثمانية سبعة وعشرين اربعة وستين الى اخره فغير متناه آو اموال المال او اموال الكعب او كعوب الكعب الى مالا يتناهى من القوى المتصاعدة فالكل غير متناه ويقابل كل ما ذكرنا سلاسل المتنازلات كالجذر وجزء الكعب وجزء مال المال الى مالا نهاية له والكسور كالنصف والثلث والربع الى مالا يتناهى والكل غير متناه و جميع تلك السلاسل الغير المتناهية فى غير المتناهية فى غير المتناهية معلومات له سبحانه وتعالى ازلا ابدا تفصيلا تاما وماهى الا نوع واحد من انواع معلوماته الغير المتناهية فسبحان من جل عن ادراك العقول والافهام۔ وتعالى ان تصل الى سرادق عزه وجلاله التخيلات والاوهام۔ فله الحمد وعلى نبيه الكريم الصلاة والسلام عدد جميع معلومات ربنا ذى الجلال والاكرام اه منه حفظه ربه مكيه

Marfat.com

سے ہر نعمت اور جہنم کے عذابوں سے ہر عذاب اور جنتیوں اور دوزخیوں کی سانسیں اور اُن کے پلک جھکنا اور ان کی جنبشیں[لے] اور ان کے سوا اور چیزیں یہ سب

یہ یوں کہ ۱۔۲۔۳۔ تا آخر غیر متناہی اور طاق اعداد ۱۔۳۔۵ تا آخر لیں تو بے نہایت اور جفت ۲۔۴۔۶ تا آخر لیں تو بے انتہا اور ایک سے چھوڑ کر لیے جائیں ۱۔۴۔۷۔۱۰۔ تا آخر تو بے نہایت یونہی دو سے ۲۔۵۔۸۔۱۱ تا آخر تو بے نہایت۔ یا ایک سے تین تین چھوڑ کر ۵۔۹۔۱۳۔ تا آخر تو بے نہایت یا دو سے تین تین کے فصل سے ۲۔۶۔۱۰۔۱۴۔ تو بے نہایت اور اسی طرح بفصل اعداد غیر متناہیہ اور یوں ہی ہر عدد سے اُسی جیسا ملا کر لیں ۱۔۲۔۴۔۸۔۱ الخ تو متناہی یا اس جیسے دو عدد ملا کر ۱۔۳۔۹۔۲۷ الخ تو نامتناہی اور ایسے ہی اس جیسے تین ملا کر یا چار تا بے نہایت۔ اور اگر انتشار کر دیں اور کسی نظم خاص کی رعایت نہ کریں تو غیر متناہی اور غیر متناہی اور رعایت ترتیب نہ رکھیں تو بھی نامتناہی در نامتناہی اور اگر اموال لیں ۱۔۴۔۹۔۱۶۔ الخ تو نامتناہی اور مکعبات ۱۔۸۔۲۷۔۶۴ الی آخرہ لیں تو نامتناہی اور اموال المال یا اموال الکعب یا کعب الکعب چڑھنے والی قوتوں میں سے تا بے نہایت لیں تو سب ہی نامتناہی اور ہر مذکورہ قوت متصاعدہ کے مقابل اترنے والی قوتوں کے سلسلے لیں۔ جیسے جذر اور جزر الکعب و جزر مال المال جس کی کوئی نہایت نہیں اور کسرین جیسے آدھا، تہائی، چوتھائی تا بے نہایت تو سب کے سب غیر متناہی اور سارے یہ سلسلے نامتناہی در نامتناہی۔ اللہ سبحٰنہ و تعالیٰ کی معلومات میں داخل اور ازل تا ابد پوری تفصیل کے ساتھ شامل اور یہ صرف ایک ہی نوع ہے اس کے غیر متناہی الانواع معلومات میں سے تو پاک ہے وہ جسے ادراک نہیں کر سکتے عقول و افہام وہ بلند و برتر ہے اس سے کہ اس کے سراپردہ عزت و جلالت تک رسائی پائیں تخیلات و اوہام۔ تو اسی کے لیے ہیں ساری خوبیاں اور اس کے نبی پر درود و سلام [illegible] جمیع معلومات الٰہی پروردگار ذی الجلال والاکرام۔ ۱۲ منہ غفرلہ

لے دیکھو ان اشیا کو نامتناہی ہیں میں نے ثابت کیا اور میری تحقیقات کہ علم مخلوق امور غیر متناہیہ بالفعل کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ تم پر کھل جائے گا جھوٹ اس مفتری کا جس نے مجھ پر یہ کہنے کا افترا کیا کہ احاطہ علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوا ذات و صفات کے کچھ مستثنیٰ نہیں تو نامتناہی عدد [illegible]

Marfat.com

وحرکاتھم وغیر ذلك کلها غیر متناہٍ والکل معلوم للّٰه تعالیٰ ازلا ابدا باحاطة تامة تفصیلیة ففی علمه سبحٰنه وتعالیٰ سلاسل غیر المتناھیات بمرات غیر متناھیة بل له سبحانه وتعالیٰ فی کل ذرة علوم لاتتناھی لان لکل ذرة مع کل ذرة کانت اوتکون اویمکن ان تکون نسبة بالقرب والبعد والجھة مختلفة فی الازمنة باختلاف الامکنة الواقعة والممکنة من اول یوم الیٰ مالا اخرله والکل معلوم له سبحانه وتعالیٰ بالفعل فعلمه عزجلاله غیر متناہ فی غیر متناہ کانه مکعب غیر المتناھی علی اصطلاح الحساب ان العدد اذاضرب فی نفسه کان مجذورا فاذاضرب المجذور فی ذلك العدد کان مکعبا و ھذا جمیعا واضح عند کل من له من الاسلام نصیب و معلوم ان علم المخلوق لایحیط فی ان واحد بغیر المتناھی کمّا بالفعل تفصیلا تاما بحیث یمتاز فیه کل فرد عن صاحبه امتیازا کلیا فانه لایکون الا باللحاظ الیه بخصوصه واللحاظات الغیر المتناھیة لاتتأتی فی ان واحد فعلم المخلوق الحاصل بالفعل وان کثرما کثرحتی یشمل کل ماۤ فی العرش

ف الرد علی غایة المعول

ے انظرالی ھذہ الاشیاء التی عددتها ممالایتناھی وتصریحاتی ان علم المخلوق لایحیط بشیٔ من الامور الغیر المتناھیة بالفعل یظهر لك کذب من افتروا علی القول بان احاطة علمه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم لایستثنی منه شیٔ غیرذاته تعالیٰ وصفاته فلعل الاعداد والایام والساعات والانات والنعیم والعقاب والانفاس واللمحات والحرکات کل ذلك عندھم ذات اللّٰه تعالیٰ اوصفاته نسأل اللّٰه العافیة ام منه حفظه ربه حدیدہ

غیر متناہی ہیں اور یہ سب اللہ تعالیٰ کو ازل و ابد میں پوری تفصیلی احاطہ کے ساتھ معلوم ہیں تو اللہ تعالیٰ کے علم میں غیر متناہی کے سلسلے غیر متناہی بار رہیں۔ بلکہ[1] اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لئے ہر ہر ذرہ میں غیر متناہی علم ہیں۔ اس لئے کہ ہر ذرہ کو ہر ذرہ سے جو ہو گزرا یا آئندہ ہو گا یا ممکن ہے کہ ہو کوئی نہ کوئی نسبت قرب و بعد و جہت میں ہو گی جو زمانوں میں بدلے گی ان مکانوں کے بدلنے سے جو واقع ہو لئے یا ممکن ہے روز اول سے زمانہ نامحدود تک اور یہ سب اللہ عزوجل کو بالفعل معلوم ہیں تو مولیٰ تعالیٰ کا علم غیر متناہی در غیر متناہی در غیر متناہی ہے گویا وہ اہلِ حساب کی اصطلاح پر غیر متناہی کی تیسری قوت ہے جسے مکعب (یا کعب) کہتے ہیں کہ عدد جب اپنے نفس میں ضرب دیا جائے تو یہ مجذور ہوا اور جب مجذور کو اسی عدد میں ضرب دو تو مکعب ہوا اور یہ سب باتیں روشن ہیں ہر اس شخص کے نزدیک جو اسلام میں حصہ رکھتا ہے اور معلوم ہے کہ کسی مخلوق کا علم آن واحد میں غیر متناہی بالفعل کو پوری تفصیل کے ساتھ کہ ہر فرد دوسرے سے بر وجہ کامل ممتاز ہو محیط نہیں ہوسکتا۔ اس لئے کہ امتیاز جب ہی ہو گا کہ ہر فرد کی جانب خصوصیت کے ساتھ لحاظ کیا جائے اور غیر متناہی لحاظ ایک آن میں نہیں حاصل ہو سکتے۔ تو مخلوق کا علم اگرچہ کتنا ہی کثیر و بسیار ہو یہاں تک کہ عرش[2] و فرش میں [illegible]

---

[2] [illegible] نہیں نعیم جنت و عذاب دوزخ اور سانسیں پل جنبشیں سب اس کے نزدیک ذات صفات الٰہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ہم طالب عافیت ہیں۔ ۱۲ منہ غفرلہ جدیدہ

[1] للہ الحمد یہ میں نے خود اپنی طرف سے اپنی قوت ایمانی سے لکھ دیا تھا پھر میں نے تفسیر کبیر میں اس کی تصریح دیکھی کہ زیر آیۂ کریمہ وکذلک نری ابراھیم فرماتے ہیں میں نے والد مرحوم حضرت امام عمر ضیاء الدین کو فرماتے سنا کہ میں نے سنا حضرت ابو القاسم انصاری فرماتے تھے کہ میں نے امام الحرمین کو فرماتے سنا کہ معلومات الٰہیہ سب غیر متناہی ہیں اور ان معلومات میں سے بھی ہر ہر فرد کے متعلق غیر متناہی معلومات ہیں اس واسطے کہ جو ہر فرد کا بدل بدل کر بے نہایت حیزوں میں پایا جانا ممکن اور اس کا بدل بدل کر غیر متناہی صفتوں سے متصف ہونا بھی ممکن الخ فرمایا اور حاصل ہونا معلومات غیر متناہیہ کا بدفعہ واحدہ عقول خلق میں محال ہے تو اب ان معلومات کے حاصل کرنے

Marfat.com

والفرش من اول یوم الی لیوم الاخر والوف الاف امثال ذلک لا یکون قط الا متناهیا بالفعل لان العرش والفرش حدان حاصران واول یوم الی الیوم الاخر حدان اخران وما کان محصورا بین حاصرین لا یکون الا متناهیا نعم یصح فیه عدم التناهی بمعنی لا تقف عند حد وهذا محال فی اللہ سبحانہ وتعالی

علہ الحمد للہ ھذا الذی کتبتہ من عندی ایمانا بربی ثم رایت التصریح بہ فی التفسیر الکبیر اذ یقول تحت کریمۃ وکذلک نری ابراھیم سمعت الشیخ الامام الوالد عمر ضیاء الدین رحمہ اللہ تعالیٰ قال سمعت الشیخ ابا القاسم الانصاری یقول سمعت امام الحرمین یقول معلومات اللہ تعالیٰ غیر متناھیۃ ومعلوماتہ فی کل واحد من تلک المعلومات ایضا غیر متناھیۃ وذلک لان الجوھر الفرد یمکن وقوعہ فی احیاز لا نھایۃ لھا علی البدل ویمکن اتصافہ بصفات لا نھایۃ لھا علی البدل الخ قال وحصول المعلومات التی لا نھایۃ لھا دفعۃ واحدۃ فی عقول الخلق محال فاذن لا طریق الی تحصیل تلک المعلومات الا بان یحصل بعضھا عقیب بعض لا الی نھایۃ ولا الی اخر فی المستقبل فلھذا السبب واللہ تعالیٰ اعلم لم یقل وکذلک اریناہ ملکوت السموات والارض بل قال وکذلک نری ابراھیم ملکوت السموات والارض وھذا ھو المراد من قول المحققین السفر الی اللہ لہ نھایۃ واما السفر فی اللہ فانہ لا نھایۃ لہ واللہ تعالیٰ اعلم اھ ١٢ منہ حفظہ ربہ مدنیہ

لہ قال العلامۃ الشھاب رحمہ اللہ تعالیٰ تحت قولہ تعالیٰ اعلم غیب السموات والارض واعلم ما تبدون وما کنتم تکتمون قال الطیبی رحمہ اللہ تعالیٰ معلومات اللہ تعالیٰ لا نھایۃ لھا وغیب السموات والارض وما یبدونہ وما یکتمونہ قطرۃ منہ ١٢ منہ جدیدہ

لہ قولہ قط الا متناھیا بالفعل انظر الی ھذہ التصریحات الجلیۃ وقد تکررت فی ھذا المبحث ان علم المخلوق لا یحیط بغیر المتناھی بالفعل واذن لا قد فریۃ من افتروا علی القول باحاطتہ جمیع المعلومات التی لا تتناھی فالذی دریدا صریحا بالغا علی حصول علم واحد من غیر المتناھیات

سے روز آخر تک اور اس کے کروروں مثل سب کو محیط ہو جائے جب[عہ] بھی نہ ہوگا مگر محدود بالفعل اس لئے کہ عرش و فرش دو کنارے گھیرنے والے ہیں اور روز اول سے روز آخر تک یہ دوسری دو حدیں ہوئیں اور جو چیز دو گھیرنے والوں میں گھری ہو وہ نہ ہوگی، مگر متناہی۔ ہاں علم مخلوق میں بایں معنی غیر متناہی ہونا ٹھیک ہو سکتا ہے کہ آئندہ کسی حد پر اس کی روک نہ کر دی جائے (ہمیشہ بڑھتا رہے) اور بایں معنی لا متناہی اللہ سبحانہ، و تعالیٰ کے علم میں محال ہے اس واسطے کہ اس کے علم اور اس کی سب صفتیں تو

ی کوئی سبیل نہیں الا یہ کہ بعض بعد بعض کے حاصل ہوں نہ نہایت تک ورنہ دوسرے تک مستقبل میں۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے اسی سبب سے (اور اللہ خوب جاننے والا ہے) نہ فرمایا وکذالک اریناہ ملکوت السموات والارض بلکہ فرمایا "وکذالک نری ابراہیم ملکوت السموات والارض" اور یہی مراد ہے قول محققین سے کہ السفر الی اللہ لہ نہایۃ (یعنی اللہ کی جانب سفر کی نہایت ہے) اما السفر فی اللہ فانہ لانہایۃ لہ (لیکن سفر فی اللہ اس کی کوئی نہایت نہیں) واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ مدنیہ

لہ فرمایا علامہ شہاب الدین خفاجی رحمہ اللہ نے زیر آیت " اعلم غیب السموات والارض واعلم ما تبدون وما کنتم تکتمون" کہ فرمایا علامہ طیبی رحمہ اللہ نے کہ معلومات الٰہی بے نہایت ہیں اور سموات والارض کے غیوب اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں اور جو وہ چھپاتے ہیں اس میں کا ایک قطرہ ہے۔ ۱۲ منہ جدیدہ۔

عہ قولہ فقط الا متناہیا بالفعل الخ دیکھو یہ روشن تصریحیں اور وہ بھی بار بار اسی مبحث میں آئیں کہ مخلوق کا علم غیر متناہی بالفعل کا احاطہ نہیں کر سکتا اور اب اندازہ مفتریوں کے اس افترا کے مرتبہ کا کرو جنھوں نے مجھ پر اس کہنے کا بہتان باندھا کہ مخلوق کا علم جمیع معلومات غیر متناہیہ کو محیط ہے تو جس نے صریح رد بلیغ کیا ہو غیر متناہی بالفعل میں سے مخلوق کے لئے ایک علم کے بھی حاصل ہونے کا وہ کیونکر جمیع کے احاطہ کا قول کرے گا۔ اے کاش کہ انھوں نے سب سے یہ کہا ہوتا کہ میرے رسالہ میں نہیں یا ہاں کسی طرح کا اس مسئلہ سے مطلق تعرض نہ ہوتا تو اس وقت اس کی نسبت اگر ہوتی تو محض افترا ہی ہوتی۔ لیکن اب کہ میں اس

Marfat.com